PAKISTAN TANNERS ASSOCIATION
P.T.A.
(NORTHERN ZONE)

روزنامہ جنگ لاہور (13) 8 اکتوبر 2012ء

5 سال سے

چمڑے کی برآمدات جمود کا شکار ہیں

شہری علاقوں سے خطرناک صنعتیں سندر انڈسٹریل اسٹیٹس منتقل کر دی جائیں گی

لاہور: فاخر ملک

آغا سیدین

گزشتہ ہفتہ کے دوران سٹیٹ بینک آف پاکستان نے نئی دو ماہی مانیٹری پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے شرح مارک اپ میں نصف فیصد کمی کے ساتھ ساڑھے دس سے دس فیصد کر دی ہے، کاروباری برادری جہاں اس فیصلہ پر خوش ہے وہاں اس پر تنقید بھی جاری ہے۔ ایوان صنعت وتجارت کے صدر فاروق افتخار، سینئر نائب صدر عرفان اقبال شیخ اور نائب صدر میاں ابوذر شاد نے بنیادی شرح میں کمی کو معمولی قرار دیتے ہوئے اسے دس فیصد کی سطح سے نیچے لانے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ڈسکاؤنٹ ریٹ میں نصف فیصد کمی سے معاشی سرگرمیوں پر خاص مثبت اثرات مرتب نہیں ہونگے۔ گورنر سٹیٹ بینک کو جرأت مندانہ اقدام کرتے ہوئے کم از کم ڈیڑھ فیصد کمی کرنا چاہئے تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کمی سے حکومت کو تو فائدہ ہوگا لیکن نجی شعبہ خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ نجی شعبہ کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کی غرض سے سستے قرضوں کی فراہمی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سٹیٹ بینک کی طرف سے مالیاتی نظم وضبط کو بنیاد بنا کر سخت گیر مانیٹری پالیسی پر عمل پیرا ہونے کا کلیہ نہ صرف ناکام ثابت ہوا ہے بلکہ اسکے نجی شعبہ کی شرح ترقی پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ایوان تجارت کے صدر فاروق افتخار کا کہنا تھا کہ شرح سود میں کمی کے اثرات کو سمیٹنے کے لئے توانائی بحران کا خاتمہ ضروری ہے۔ ایوان تجارت کے سینئر نائب صدر عرفان اقبال شیخ نے کہا کہ بے روزگاری بڑھنے کے بنیادی اسباب میں شرح سود کا بڑھنا اور اس کے نتیجہ میں نجی شعبہ کا زوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ سستے قرضے دستیاب نہ ہونے سے صنعتی شرح ترقی مسلسل گراوٹ کا شکار ہے اور یہ نئے منصوبوں کے آغاز میں بھی رکاوٹ بن رہا ہے۔ انہوں نے حکومت پر امن و امان کی صورتحال میں بہتری کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے سیاسی بے یقینی کے اثرات کو زائل کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ انہوں نے گورنر سٹیٹ بینک پر زور دیا کہ وہ تمام معاشی اور بینکاری پالیسیوں پر نظرثانی کرے اور انہیں تجارت دوست خطوط پر استوار کرنے کی تجویز پیش کی۔ دوسری طرف قومی تاجر اتحاد کے سیکرٹری نذیر احمد چوہان کا موقف ہے کہ شرح سود میں کمی حکومت کا سیاسی فیصلہ ہے، الیکشن قریب ہیں اس لئے مہنگائی کے اشاریوں کو کم دکھانے کے لئے ایسے فیصلے کئے جا رہے ہیں جو بالآخر کسی حد تک بزنس کمیونٹی کے لئے فائدہ مند ہوں لیکن ملک کے لئے نقصان کا باعث ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے کے بعد روپے کی قدر میں کمی ہوگی، عوام نے دیکھ لیا کہ مارک اپ ریٹ میں ڈیڑھ فیصد کمی کے بعد ڈالر کے مقابلہ میں پاکستان کے روپے کی قیمت تاریخ کی کم ترین سطح پر آگئی ہے جس کا خمیازہ عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن دباؤ میں آئے گا اور انرجی بحران حل نہ ہونے کی صورت میں اقتصادی شرح ترقی نہیں ہوگی۔ انہوں نے پیشین گوئی کی کہ الیکشن کے بعد سٹیٹ بینک مارک اپ ریٹ میں اضافہ کرے گا جس سے موجودہ اقدامات کی نفی ہوگی۔

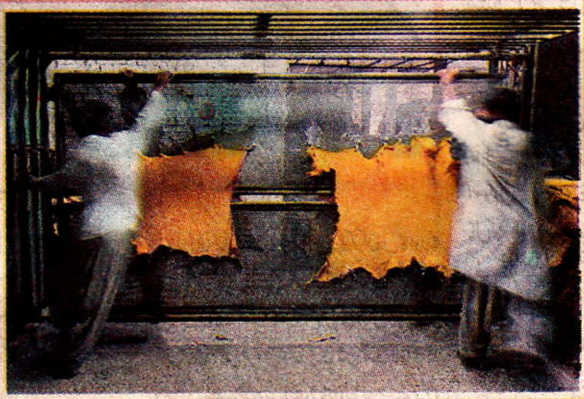

مارک اپ کم کرنے سے ڈالر کی قیمت میں اضافہ ہو جائے گا

پاکستان ٹینرز ایسوسی ایشن نے گزشتہ ہفتہ کے دوران کاروباری برادری کی ایک کرشماتی شخصیت آغا سیدین کو سال 2012-13ء کے لئے نیا چیئرمین منتخب کر لیا گیا۔ قبل ازیں وہ 2009ء میں بھی بطور چیئرمین خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ گزشتہ دنوں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں لیدر انڈسٹری کو تین سال میں تین ارب ڈالر کی انڈسٹری بنایا جا سکتا ہے، اس کے لئے کاروبار دوست پالیسیاں بنانا ہونگی۔ واضح رہے کہ گزشتہ پانچ سالوں سے لیدر کی برآمدات جمود کا شکار ہو کر ایک ارب ڈالر سے نہیں بڑھ سکیں بلکہ گزشتہ مالی سال میں اس کی برآمدات میں کمی آئی جبکہ بھارت چین اور دوسرے ملکوں کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھارت سے سبق سیکھنا چاہئے، 1991ء میں اس کی برآمدات 1.26 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2011-12ء میں 7.86 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں اسی طرح بنگلہ دیش کی پیداوار کی برآمدات گزشتہ دس سالوں میں چار گنا بڑھ گئیں، صرف گزشتہ سال میں 17 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے برعکس پاکستان کی برآمدات میں گزشتہ سال میں 2.94 فیصد کمی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر لیدر اور لیدر کی مصنوعات کی درآمدات میں دس سالوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ 2000ء میں درآمدات 80 ارب 20 کروڑ ڈالر تھیں جو 2010ء میں 137 ارب 96 کروڑ ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس صورتحال میں پاکستان کی برآمدات میں اضافہ ہونا چاہئے تھا، بدقسمتی سے ہم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ یہ ملک کے مفاد میں نہیں۔ آغا سیدین کی باتیں پالیسی سازوں کے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔ انہیں چاہئے کہ تمام سٹیک ہولڈروں کی مشاورت سے پالیسی تشکیل دیں۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے چیئرمین ایس ایم تنویر نے بتایا کہ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں 95 فیصد تعمیراتی کام مکمل ہو گیا ہے، مجموعی طور پر 220 صنعتی یونٹوں نے پیداوار شروع کر دی ہے جبکہ مزید 210 صنعتی یونٹوں نے اپنی بلڈنگز کی تعمیر شروع کر دی ہے جو رواں سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ 110 صنعتی یونٹوں تعمیراتی مقاصد کے لئے نقشوں کی منظوری لینے کے بعد چار دیواری مکمل کر کے دوسرے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں کو آگاہ کیا کہ پنجاب حکومت نے عوام کے لئے خطرناک مواد بنانے والی فیکٹریوں اور چھوٹے اداروں کو شہری علاقوں سے نکال کر سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا مقصد شہریوں کی زندگیوں کو ممکنہ حادثات سے محفوظ بنانا ہے۔ پنجاب حکومت کو نہ صرف خطرناک مواد کی فیکٹریوں بلکہ تمام تر فیکٹریوں کو شہری علاقوں سے نکالنا چاہئے تاکہ انہیں تحفظ فراہم ہو سکے۔